الدلیلُ القوی

علیٰ

ترکُ القراءۃ للمقتدی



تالیف

محدث جلیل حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری

محشی صحیح بخاری و ترمذی و مشکوۃ وغیرہ

مرتبہ

نور الحسن راشد کاندھلوی

ناشر

مکتبہ نور

محلہ مولویان کاندھلہ ضلع شاملی

زیرِ نظر تالیف اس کے محرکات
اور اس کی فارسی، اردو اشاعت

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم امابعد!

محدث جلیل، عالم کبیر، حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری ولادت ۱۲۲۵ھ، وفات ۱۲۹۸ھ برصغیر ہندوپاکستان کی تاریخ میں، متعدد حیثیتوں سے منفرد تھے۔ حضرت مولانا نے، حدیث شریف کے بنیادی اہم ترین کتابوں کے، متون کی تصحیح، حاشیہ نویسی اور اعلیٰ درجہ کی شایانِ شان طباعت کی جو متواتر ومسلسل خدمت انجام دی ہے، اس میں حضرت مولانا، بلاشبہ فرد فرید اور بے مثال تھے۔

حضرت مولانا کی مرتبہ کتابوں اور ان کے حاشیوں سے، برصغیر ہند کے علاوہ اور ملکوں کے تعلیمی، تصنیفی اداروں میں ہمیشہ استفادہ کیا جاتا ہے، اور بظاہر صدیوں تک یہ روایت اور فیضان اسی طرح جاری رہے گا۔

لیکن ان بڑی خدمات، علمی کاموں کی ہمہ وقت مشغولی درس وتعلیم کی بے پناہ مصروفیات کے باوجود، حضرت مولانا اور دینی اصلاحی خدمات سے بے توجہ نہیں رہے۔ ضروری دینی اصلاحی موضوعات پر تحریرات وفتاویٰ لکھنے کے علاوہ، چند رسائل بھی تحریر کیے، حضرت مولانا کی ایسی ہی تحریرات ومؤلفات میں سے، ایک یادگار تالیف: "الدلیل القوی علی ترک القرأة للمقتدی" بھی ہے۔

اگرچہ ایسے موضوعات پر، جن کا براہ راست حدیث سے رابطہ ہے، لکھنا اور مناسب رہنمائی فرمانا، خدمت حدیث ہی کا ایک پہلو تھا، مگر حضرت مولانا نے اس پر تحریر وتردید اور اختلاف ومباحثہ کو کبھی پسند نہیں کیا۔ حضرت مولانا احمد علی کے مرتبہ، حدیث کی کتابوں کے حاشیے پڑھنے والے، اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت مولانا نے ان حاشیوں میں، فقہی اختلافات ودلائل کو، اختلاف رائے تک محدود رکھا ہے، مناقشہ اور مباحثہ کا رنگ دینے سے احتیاط برتی ہے۔ کیونکہ یہ حضرت مولانا کا مزاج ہی نہیں تھا۔ الدلیل القوی کے آغاز پر صراحت فرمائی ہے کہ:

''ایں ضعیف کہ در مقدمات اختلافیہ، بحث وتنازع را مستحسن نمی پندارد، بار دیگر ہم بجوابش، بطور سابق کنارہ ورزیدہ، دفع الوقتی بایں نہج کردہ ام کہ مؤطا محمد را، ازیں جا برآوردہ، پیش سید ضامن علی صاحب نہادم کہ ازیں کتاب، چندیں روایات کہ از اخبار وآثار ذکر کردہ است، نقل کردہ باید فرستاد۔ باز مرتبہ سویم، جواب روایات ہمہ رقم شدہ، سید صاحب ممدوح کہ واسطہ ایں تحریر فیمابین بودند، بس تاکید واصرار فرمودند، دریں معنی کہ یک بار جواب ایں امر متوجہ شدہ باید نوشت۔

ہرچند ایں امر مرغوب طبعم نبود، ونیز فرصت دست نمیدہد، لیکن سبب کمال تاکیدات سید ضامن علی صاحب ونیز بتصور ایں کہ، مولوی محمد شاہ، ہم مرد دین دار ہستند، وغرض ازیں تحقیق دارند، نہ بحث وجدل! طوعاً وکرہاً ایں چند کلمات بسلک تحریر کشیدم'' [1]

(۱) [طبع اول، احمدی دہلی: ۱۲۷۰ھ]

اردو ترجمہ کے لئے زیر نظر نسخہ کا پہلا دوسرا صفحہ ملاحظہ ہو:

تاہم حضرت مولانا نے قرأۃ خلف الامام کے موضوع پر، ممتاز عالم، مولانا محمد بن عبدالقادر لدھیانوی کی درخواست بلکہ مسلسل اصرار پر، ایک تحریر مرتب فرمائی تھی، یہ تحریر فارسی میں تھی، حضرت مولانا نے اس کو: ''الدلیل القوی علی ترک القرأ ۃللمقتدی'' کے نام سے موسوم کرکے، اپنے مطبع احمدی، دہلی سے شعبان ۱۲۷۰ھ [مئی ۱۸۵۴ء] میں شائع کردیا تھا۔ اس کے سرورق کی عبارت یہ ہے:

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من صلی رکعۃ لم یقرأ فیھا

بأم القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام

الحمد للّٰہ کہ رسالہ عجیبہ غریبہ موسومہ

بالدلیل القوی علی ترک القراءۃ للمقتدی

دربیان ترک قرأۃ فاتحہ خلف الامام

بمطبع احمدی واقع دہلی باہتمام ظفر علی

بماہ شعبان ۱۲۷۰ھ من ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم طبع گردید

یہ اشاعت صرف چوبیس صفحات پر مشتمل ہے، فی صفحہ انیس سطریں ہیں، نہایت عمدہ کتابت ہے، سفید نفیس کاغذ پر چھپی ہے۔

الدلیل القوی کے فارسی نسخہ کی، ایک صاف اچھی نقل، مدرسہ رحمانیہ مونگیر کے کتب خانہ میں موجود ہے جو راقم کی نظر سے گزری ہے، اس کا صاف فوٹو اسٹیٹ ہمارے

ذخیرے میں ہے۔ یہ نسخہ غالباً حضرت مولانا محمد علی مونگیری کے قلم کی یادگار ہے، مولانا محمد علی مونگیری، حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری کے شاگرد تھے۔

مولانا لدھیانوی نے، الدلیل القوی کے مندرجات کی اہمیت کی وجہ سے، چاہا، کہ اس کا اردو میں ترجمہ بھی شائع ہو۔ حضرت مولانا کو، مولانا لدھیانوی کے علمی مقام اور خدمت حدیث کی وجہ سے[1] ان کی خاطر عزیز تھی، اس لئے، فرمائش کو قبول کرتے ہوئے، اس کا اردو میں ترجمہ بھی فرمایا۔

یہ ترجمہ اصل فارسی متن کے عنوان سے شائع ہوا، اردو ترجمہ انچاس صفحات پر مشتمل ہے، فی صفحہ اکیس سطریں آئی ہیں، اس کا قلم فارسی نسخہ کی نسبت کچھ باریک ہے اور ویسا عمدہ اور صاف بھی نہیں ہے، اردو ترجمہ:

"مطبع رحیمی، منشی عصمت اللہ، سرائے نواب علی محمد خاں سے چھپا تھا"

مقام طباعت درج نہیں، غالباً لدھیانہ کا چھپا ہوا ہے، ۸ رجب ۱۲۹۵ھ [۹ رجولائی ۱۸۷۸ء] کو، اس کی طباعت مکمل ہوئی تھی۔

الدلیل القوی کی اردو طباعت کے آخر میں، الدلیل القوی کی تالیف اور اردو ترجمہ کے محرک و ناشر، مولانا محمد بن عبدالقادر لدھیانوی کی ایک مختصر تالیف: "رسالہ فی منع شرب الدخان" چھپا ہے، جو فارسی میں ہے اور صرف چھ صفحات پر مشتمل ہے۔ الدلیل القوی کے اردو متن کے سرورق کی عبارت اس طرح ہے:

واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون

(۱) مولانا محمد بن عبدالقادر لدھیانوی، حدیث کا ذوق رکھتے تھے، حضرت مولانا احمد علی سے تلمذ تھا، موطا امام محمد کا متن تصحیح کرکے اور اس پر حاشیہ لکھ کر شائع کیا تھا اور بھی متعدد خدمات ہیں علمی کاموں میں حضرت مولانا احمد علی کے معین تھے۔

للّٰہ الحمد والمنۃ کہ بسعی مالا کلام مولوی محمد بن مولانا مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لودیانوی، ترجمہ

الدلیل القوی علی ترک القراءۃ للمقتدی

کہ از تصنیفات وافادات، رأس العلماء العاملین ورئیس الفقہاء والمحدثین، مولینا الحاج الحافظ مولوی احمد علی سہارنپوری، ادام اللہ ظلہ العلی ہست

در مطبع رحیمی منشی عصمت اللہ
واقع سرائے نواب علی محمد خاں صاحب مطبوع گردید

اس کی طباعت کا بھی مولانا لدھیانوی نے اہتمام کیا تھا۔

اگرچہ حضرت مولانا نے خود اس کی طباعت واشاعت پر توجہ نہیں فرمائی تھی، مگر اس کے علمی وزن اور دلائل کا یہ اثر ہوا کہ مولانا محمد سعید بنارسی کے الفاظ میں:

"اعظم گڈھ اور اس کے اطراف میں لوگوں نے آمین بالجہر کہنا چھوڑ دیا تھا"[1]

مولانا سعیدی صاحب نے اس کا جواب لکھنے کی بھی کوشش کی تھی، مگر جواب ناتمام رہا، تاہم اس سے مراجعت واستفادہ جاری رہا، مگر یہ اس تالیف کی تالیف وافادیت کا صرف ایک پہلو ہے۔

اس کی ایک اور اہمیت یہ ہے کہ یہ ترجمہ یا تالیف، حضرت مولانا احمد علی کی اس وقت تک معلوم واحد مفصل اردو تصنیف وتحریر ہے۔ حضرت مولانا کے اردو میں فقط چند خطوط اور ایک یا دو، فتوے، معلوم ہیں، حضرت مولانا کی الدلیل القوی کے علاوہ، اردو میں کوئی اور تصنیف معلوم نہیں ہے، اس لئے اس کو، حضرت مولانا کی اردو نثر کی ایک یادگار اور علمی تحفہ کے طور پر، قارئین گرامی کی خدمت میں پیش کرنے کی، سعادت ومسرت حاصل ہو رہی ہے۔

---

(۱) عبارت سامنے نہیں، الفاظ تقریباً یہی ہیں۔

طباعت کے لئے اردو نسخہ کا، فارسی متن سے مقابلہ کیا گیا، تو معلوم ہوا، کہ یہ فارسی کا فقط ترجمہ نہیں ہے، حضرت مولانا نے فارسی نسخہ کے مندرجات پر، متعدد اضافے کئے ہیں اور فارسی نسخہ کے بعض عبارتوں اور مندرجات کو نظر انداز بھی کر دیا ہے، اس لئے اس کی افادیت واہمیت فارسی نسخہ سے بڑھ کر ہے۔ اس تالیف کے جو مراجع ہماری دسترس میں تھے، ان سے رجوع کر کے دستیاب مطبوعہ نسخوں کا حوالہ درج کر دیا ہے۔

نور الحسن راشد کاندھلوی

۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ

۲۱ جنوری ۲۰۱۶ء